بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلویت

تاریخ وعقائد

مؤلف: امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

ترجمہ: عطاء اللہ ثاقب رحمہ اللہ

ادارہ ترجمان السنہ

رحمان مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

"بے شک اللہ ذات کریم نے صورت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نام پاک بدیع سے پیدا کیا اور کروڑہا سال ذات کریم اسی صورت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا رہا۔ اپنے اسم مبارک منّان اور قاہر سے' پھر تجلی فرمائی اس پر اپنے اسم پاک لطیف' غافر سے۔"[225]

خود بریلویت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکار میں بہت سے رسالے تحریر کئے ہیں۔ ان میں سے ایک رسالے کا نام ہے "صلوٰۃ الصفافی نور المصطفیٰ" اس کا خطبہ انہوں نے شکستہ عربی میں لکھا ہے۔ اس کا اسلوب عجیب وغریب اور نا قابل فہم ہے۔ اس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

اے اللہ تیرے لیے سب تعریفیں ہیں۔ تو نوروں کا نور ہے۔ سب نوروں سے پہلے نور' سب نوروں کے بعد نور۔ اے وہ ذات جس کے لیے نور ہے' جس کے ساتھ نور ہے' جس سے نور ہے' جس کی طرف نور ہے اور جو خود نور ہے۔ درود وسلامتی اور برکتیں نازل فرما اپنے روشن نور پر جسے تو نے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور پھر اس کے نور سے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ اور سلامتی فرما اس کے نور کی شعاعوں پر' اس کی آل' اصحاب اور اس کے چاندوں پر۔"[226]

اس غیر منطقی اور بعید از فہم خطبے کے بعد انہوں نے ایک موضوع اور خود ساختہ روایت سے استدلال کیا ہے۔ چنانچہ

حافظ عبدالرزاق کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے مصنف عبدالرزاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے جابر' بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنے قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا' دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح وقلم' جنت و دوزخ' فرشتگان' آسمان' زمین' سورج' چاند' جن' آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے فرمائے۔ پہلے سے قلم' دوسرے سے لوح' تیسرے سے عرش بنایا' پھر چوتھے کے چار حصے

کیئے۔ [227]

یہ موضوع حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"اس حدیث کو امت نے قبول کر لیا ہے۔ اور امت کا قبول کر لینا وہ شئے عظیم ہے جس کے بعد کسی سند کی حاجت نہیں رہتی' بلکہ ضعیف سند بھی ہو تو بھی حرج نہیں کرتی۔" [228]

خاں صاحب بریلوی اس امت سے کون سی امت مراد لے رہے ہیں؟

اگر اس سے مراد خان صاحب جیسے اصحاب ضلال اور گمراہ لوگوں کی امت ہے تو خیر' اور اگر ان سے مراد علماء و ماہرین حدیث ہے' تو ان کے متعلق تو ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس حدیث کو قبول کیا ہو۔ اور پھر یہ کس نے کہا کہ امت کے کسی حدیث کو قبول کر لینے سے اس کی سند دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی؟

اور یہ روایت تو قرآنی نصوص اور احادیث نبویہ کے صریح خلاف ہے۔ اور پھر تمام واقعات وشواہد اس غیر اسلامی و غیر عقلی نظریئے کی تردید کرتے ہیں۔ اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے انسانوں کی طرح اپنے بابا عبداللہ بن مطلب کے گھر پیدا ہوئے' اپنی والدہ آمنہ کی گود میں پلے' حلیمہ سعدیہ کا دودھ نوش فرمایا' ابوطالب کے گھر پرورش پائی' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا' عائشہ رضی اللہ عنہا' زینب رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہن اور دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے شادی فرمائی۔ پھر مکہ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوانی اور کہولت کے ایام گزارے' مدینہ منورہ ہجرت کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بیٹوں ابراہیم' قاسم' طیب' طاہر' اور بیٹیوں زینب رضی اللہ عنہا' رقیہ رضی اللہ عنہا' ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر' حضرت ابوالعاص' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین آپ کے داماد بنے۔ حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ حضرت صفیہ اور حضرت اروی رضی اللہ عنہما آپ کی پھوپھیاں تھیں اور

دوسرے اعزاء واقارب تھے۔

ان ساری باتوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انسان ہونے کا انکار کس قدر عجیب اور کتنی غیر منطقی بات ہے؟

کیا مذہب اسلام اس قدر متضاد اور بعید از قیاس عقائد کا نام ہے؟

ان نظریات اور عقائد کی طرف دعوت دے کر آپ غیر مسلموں کو کس طرح قائل کر سکیں گے؟

ان عقائد کی نشر واشاعت سے دین اسلام کیا نا قابل فہم مذہب بن کر رہ جائے گا؟

دراصل بریلویت مجموعہ جہالت ہونے کے ساتھ ساتھ تشیع اور باطنی مذاہب سے متاثر نظر آتی ہے۔ عجیب وغریب تاویلات اور حلول وتناسخ کے عقائد یہودیت اور یونانی فلسفہ سے باطنی مذاہب' اور پھر وہاں سے تصوف اور بریلویت کی طرف منتقل ہوئے ہیں۔اب ان لوگوں کی نصوص وعبارات سنئے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں:

نیست او خدا لیکن از خدا ہم نیست
مظہر صفات اللہ شاہ جاں نواز آمد

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

از تو پیدائش از تو ہویدا عرش و کرسی
از تو حوا از آدم صلی اللہ علیہ وسلم [229]

تو گویا آدم وحوا' جن وانس' عرش وکرسی ہر چیز نور محمدی کا حصہ ہے۔اس عقیدے میں باطنیت اور یونانی فلسفہ صاف طور پر مترشح ہے۔ جناب بریلوی فرماتے ہیں:

"فرشتے آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ نے ہر چیز میرے ہی نور سے پیدا فرمائی۔" [230]

مزید لکھتے ہیں:

باب2

مسئلہ حاضر وناظر

اوپر گزر چکا ہے کہ بریلویت کے افکار وعقائد بعید از عقل اور انسان کی فہم سے بالاتر ہیں۔ انہی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ متبعین بریلویت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر وناظر ہیں اور ایک وقت میں اپنے جسم مبارک سمیت کئی مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں۔

یہ عقیدہ نہ صرف یہ کہ کتاب وسنت کی صریح مخالفت پر مبنی ہے بلکہ عقل وخرد اور فہم وتدبر سے بھی عاری ہے۔ شریعت اسلامیہ اس قسم کی بوذی اور ہندوانہ عقائد سے بالکل مبّرا ومنزہ ہے۔

بریلوی حضرات عقیدہ رکھتے ہیں:

" کوئی مقام اور کوئی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں۔"[239]

مزید سنئے:

"سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور نور نبوت سے یہ امر بعید نہیں کہ آن واحد میں مشرق و مغرب، جنوب وشمال' تحت وفوق' تمام جہات وامکنہ' بعیدہ متعددہ میں سرکار اپنے وجود مقدس بعینہ یا جسم اقدس مثالی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے مقربین کو اپنے جمال کی زیارت اور نگاہ کرم کی رحمت و برکت سرفراز فرمائیں۔"[240]

یعنی آن واحد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے جسم اطہر کے ساتھ لاتعداد مقامات پر موجود ہونا امر بعید نہیں۔

یہ عقیدہ کتاب وسنت' شریعت اسلامیہ' فرامین الٰہیہ' ارشادات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عقل وفکر سے تو بعید ہے۔ ہاں امام بریلویت جناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی شریعت اور ان کے خود